سوال

(185) عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت محرم کے بغیر سفر کر سکتی ہے اگر کر سکتی ہے تو کتنا۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عورت محرم کے بغیر سفر نہیں کر سکتی ہے لیکن اب سفر کی تعریف میں اختلاف ہے کہ سفر کسے کہیں گے۔جمہور اہل علم کے نزدیک سفر کم از کم ۴۸ میل یعنی ۸۰ کلومیٹر بنتا ہے جبکہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نزدیک جسے عرف میں سفر کہیں گے وہ سفر ہوگا اور جو اپنے وقت کے عرف میں سفر نہ کہلاتا ہو وہ سفر نہیں ہوگا۔

شیخ صالح المنجد اپنے ایک فتاوی میں لکھتے ہیں :

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے سفر کے بارہ میں مجموع الفتاوی میں کہا ہے :

جمہور اہل علم کے ہاں گاڑی میں تقریبا اسی کلومیٹر بنتا ہے ، اور اسی طرح ہوائی جہاز اور کشتیوں اور بحری جہازوں کی مسافت بنتی ہے۔ اسی 80 کلومیٹر یا اس کے قریب کی مسافت کو سفر کا نام دیا جاتا ہے اور عرف عام میں سفر شمار کیا جاتا ہے ، اور مسلمانوں میں بھی یہ سفر معروف ہے ، لھذا اگر کوئی انسان اونٹ پر یا پیدل یا گاڑی یا پھر ہوائی جہاز یا بحری جہاز اور کشتیوں اتنی یا اس سے زیادہ مسافت طے کرکے تو اسے مسافر قرار دیا جائے گا۔ اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (267/12)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا کہ : نماز قصر کی مسافت کیا ہے ، اور کیا بغیر قصر کے نماز جمع کی جا سکتی ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

بعض علماء کرام نے نماز قصر کرنے کے لیے تراسی (83) کلومیٹر کی مسافت مقرر کی ہے ، اور بعض کہتے ہیں کہ عرف عام میں جسے سفر کہا جائے اس میں نماز قصر ہوگی چاہے اس کی

مسافت تراسی کلومیٹر نہ بھی ہو، اور جسے لوگ سفر نہ کہیں وہ سفر نہیں چاہے وہ ایک سو کلومیٹر ہی کیوں نہ ہو۔

یہی آخری قول شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے اختیار کیا ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے بھی نماز قصر کے جواز میں مسافت کی تحدید نہیں کی اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی کوئی معین مسافت محدد نہیں فرمائی۔

اور انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل کی مسافت کے لیے یا پھر تین فرسخ کی مسافت کے لیے نکلتے تو نماز دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (691)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا قول اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے۔

اس میں کوئی حرج نہیں کہ عرف عام میں اختلاف کی بنا پر انسان مسافت کی تحدید کے قول پر عمل کرلے، اس لیے کہ یہ قول بعض ائمہ اور علماء مجتہدین کا، اس پر عمل کرنے میں انشاء اللہ کوئی حرج نہیں، لیکن جب معاملہ مضبوط ہو تو پھر عرف عام کی طرف رجوع کرنا ہی صحیح ہے۔ اھ

دیکھیں: فتاوی ارکان الاسلام صفحہ (381)۔

واللہ اعلم.

پس عرف کا قول لیا جائے یا ۸۰ کلومیٹر کا، کم از کم شہر کی حدود میں ایک شخص مسافر شمار نہیں ہوتا ہے۔

جہاں تک شہر کی حدود سے باہر کا تعلق ہے تو اس بارے عرف والا قول راجح معلوم ہوتا ہے اور عرف میں شہر کی حدود سے باہر ایک شخص مسافر شمار ہوتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے

حدیث

جلد 2 کتاب الصلوۃ